نشری تقریر

ڈاکٹر اسرار احمد

قرآن مجید کی سُورتوں کے نام

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قرآن مجید کُل ایک سَو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے اور ہر سورت آیات پر مشتمل ہے، جن کی تعداد میں بڑا فرق وتفاوت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سب سے چھوٹی سورتیں وہ ہیں جو تین تین آیات پر مشتمل ہیں اور حُسنِ اتفاق سے اُن کی تعداد بھی تین ہی ہے یعنی سورۃ العصر، سورۃ الکوثر اور سورۃ النّصر۔ جب کہ تعدادِ آیات کے اعتبار سے مکّی سورتوں میں سب سے بڑی سورت سورۃ الشعراء ہے جس میں دو سَو ستائیس ۲۲۷ آیات ہیں اور مدنی سورتوں میں سب سے بڑی سورت سورۃ البقرہ ہے جس میں دو سَو چھیاسی ۲۸۶ آیات ہیں۔

آیت کہتے ہیں نشانی اور دلیل کو، اور اس میں اشارہ ہے اس حقیقت کی جانب کہ قرآن مجید کی ہر آیت اللہ تعالیٰ کے علمِ کامل اور حکمتِ کاملہ کی بیّن دلیل اور روشن نشانی ہے۔ جبکہ سورت کا لفظ سُور سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں فصیل یا شہر پناہ۔ اور اس میں رہنمائی ہے اس حقیقت کی طرف کہ قرآنِ حکیم کی ہر سورت گویا علم وحکمت کا ایک شہر ہے جس کے گرداگرد فصیل کھنچی ہوتی ہے۔ اور اس طرح پُورا قرآن گویا خالقِ ارض وسما اور مالک الملک کے علم وحکمت کا ایک وسیع وعریض ملک ہے جس میں بڑے بڑے شہر بھی آباد ہیں اور چھوٹی چھوٹی آبادیاں بھی! —— واضح رہے کہ قرآنِ حکیم کی ان سورتوں کو عام انسانی تصانیف پر قیاس کرتے ہوئے ابواب، فصول یا Chapters سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ دراصل ان میں سے ہر سورت ایک مکمّل کتاب کا درجہ رکھتی ہے، اور ان میں علوم ومعارف اور معانی ومفاہیم کا پُورا پُورا شہر آباد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نام بھی اِلّا ماشاء اللہ

مضامین کی مناسبت سے نہیں ہیں بلکہ محض علامت کے طور پر ہیں، جیسے کہ اسمائے عَلم ہوتے ہیں جن میں بالعموم معانی کا لحاظ نہیں ہوتا۔ گویا "البقرۃ" محض بطورِ علامت نام رکھ دیا گیا ہے اُس سورت کا جس میں ذبحِ بقرہ کے متعلّق تاریخ بنی اسرائیل کا ایک اہم واقعہ مذکور ہے۔ اور "آلِ عمرٰن" نام دیا گیا ہے اُس سورت کو جس میں "آلِ عمران" کا ذکر آیا ہے وَقِسْ عَلٰی ذٰلِکَ۔

علامت کے تعیّن کے ضمن میں سب سے آسان اور سہل صُورت یہ رہی ہے کہ جن سورتوں کا آغاز حروفِ مقطّعات سے ہوا ہے، ان میں سے جن کے آغاز میں ایک ایک حرف آیا ہے، ان کے نام انہی پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور حسنِ اتفاق سے ایسی سورتیں بھی تین ہی ہیں یعنی سورۃ صٓ، سورۃ قٓ اور سورۃ نٓ ـــــ اس طرح جن سورتوں کے آغاز میں دو دو حروفِ مقطّعات آتے ہیں ان میں سے بھی دو ان ہی سے موسوم ہیں یعنی سورۃ یٰسٓ اور سورۃ طٰہٰ ـــــ یہ سہولت ظاہر ہے کہ ان سورتوں کے ناموں کے ضمن میں کام نہیں آسکتی جن میں ایک ہی جیسے حرُوفِ مقطّعات آتے ہیں، جیسے "حٰمٓ" اور "الٓمٓ" سے چھ چھ سورتوں کا آغاز ہوا ہے، لہٰذا اُن کے نام ان حرُوفِ مقطّعات پر نہیں رکھے جا سکتے ـــــ اگرچہ حٰمٓ اور الٓمٓ سے شروع ہونے والی سورتوں میں سے ایک ایک میں آیتِ سجدہ موجود ہے، لہٰذا ان کے نام "حٰمٓ السّجدۃ" ـــــ اور "الٓمٓ السّجدۃ" یا صرف سورۃ السّجدۃ رکھ دیئے گئے۔ اسی طرح جن سورتوں کے آغاز میں چار چار یا پانچ پانچ حروفِ مقطّعات آتے ہیں ان کو بھی اگر ان ہی سے موسوم کیا جاتا تو ان کے نام طویل بھی ہو جاتے اور ثقیل بھی، لہٰذا ان کو دوسرے ناموں سے موسوم کر دیا گیا۔ اس طرح قرآن مجید کی اُن اُنّیس سورتوں میں سے بھی جو حروفِ مقطّعات سے شروع ہوتی ہیں، صرف چھ یا سات کو ان سے موسوم کیا جا سکا۔

باقی سورتوں کی عظیم اکثریت کا معاملہ وہی ہے جو پہلے عرض کیا جا چکا ہے یعنی یہ کہ ہر سورت میں سے کوئی ایک لفظ بطورِ علامت لے لیا گیا اور وہی اس سورت کا نام قرار پایا۔ اس ضمن میں بھی اکثر و بیشتر سورت کے پہلے ہی لفظ کو اس کا نام قرار دے دیا گیا ہے یا پہلی آیت سے نام اخذ کر لیا گیا ہے۔ سورۃ الصّٰفّٰت، سورۃ الذاریات، سورۃ الطور، سورۃ النجم، سورۃ الرحمٰن، سورۃ الحاقّہ، سورۃ المرسلات، سورۃ النازعات، سورۃ عَبَسَ، سورۃ الفجر، سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، سورۃ الضحٰی، سورۃ

التّین، سورۃ العادیات، سورۃ القارعہ، سورۃ العصر، مقدم الذکر قسم کی اہم مثالیں ہیں اور سورۃ المومنون، سورۃ الفرقان، سورۃ القمر، سورۃ الواقعہ، سورۃ المجادلہ، سورۃ المنافقون، سورۃ الطّلاق، سورۃ التحریم، سورۃ الملک، سورۃ المعارج، سورۃ نُوح، سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ المطفّفین، سورۃ البروج اور سورۃ الطّارق وغیرہ مؤخّرالذکر کی نمایاں مثالیں ہیں۔

بقیہ سورتوں میں سے اکثر کے نام سورت کے کسی بھی حصّے میں وارد شدہ آیت کے کسی لفظ سے ماخوذ ہیں، اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ کیفیت سورۃ الفاتحہ کے سوا قرآن کے نصف اوّل یعنی پہلے پندرہ پاروں میں وارد شدہ تمام سورتوں میں پائی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی سورتوں میں صفاتی نام ــــــ یعنی ایسے نام جو اُن کے مضامین یا خواص پر دلالت کریں، بہت کم ہیں۔ بہرحال ان میں ایک سب سے زیادہ شاندار مثال تو ہے سورۃ الفاتحہ کی جس سے قرآن کا آغاز ہوتا ہے، اور الفاتحہ کے معنی ہیں "کھولنے والی" یعنی قرآن کی افتتاحی سورت یا Opening Surah of the Quran اس سورۃ مبارکہ کے اور بھی بہت سے نام ہیں اور وہ سب کے سب صفاتی ہیں اور اس کی عظمت و جامعیّت کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ جیسے اُمّ القرآن، اساس القرآن، الکافیہ، الشّافیہ وغیرہ۔ ایسی ہی ایک دوسری مثال قرآنِ حکیم کی آخری سورتوں میں بھی ہے۔ یعنی سورۃ الاخلاص، جو توحیدِ خالص کا ایک عظیم خزانہ ہے اور اللہ کے لیے بندے کے خلوص و اخلاص کی کامل ضمانت! ــــــ اسی طرح قرآنِ حکیم کی سورتوں کے جوڑوں کو بھی صفاتی نام دیتے گئے ہیں جیسے بالکل آغاز میں "الزّھراوین" کے نام سے موسوم کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آلِ عمران کو، یعنی دو انتہائی روشن اور تابناک سورتیں، اور اسی اصول پر قرآن کی آخری دو سورتوں کو موسوم کیا گیا "المعوّذتین" کے نام سے، اس لیے کہ ان دونوں میں تعوّذ کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کی ایک اور مثال ہے "المسبّحات" کا نام جو ان سورتوں کو دیا گیا جن کے آغاز میں تسبیح باری تعالیٰ کا ذکر ہے جیسے سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصّف، سورۃ الجمعہ اور سورۃ التغابن ــــــ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کتابِ حکیم سے ذہنی مناسبت اور قلبی محبّت عطا فرمائے، اور اس کے علم اور عمل دونوں سے بھرپور طور پر بہرہ اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ